جائز سمجھنے لگے - جو چیزیں صدیوں سے پاک سمجھی جاتی تھیں وہ ایک دم ناپاک ہوگئیں - اور جو صدیوں سے ناپاک خیال کی جاتی تھیں، وہ یکایک پاک ہوگئیں - کفر کے جن طریقوں میں لذت اور فائدے کے سامان تھے، خدا کا حکم ملتے ہی ان کو چھوڑ دیا گیا - اور اسلام کے جن احکام کی پابندی انسان پر شاق گذرتی ہے، ان سب کو خوشی خوشی قبول کر لیا گیا - اس کا نام ہے ایمان، اور اسکو کہتے ہیں اسلام - اگر عرب کے لوگ اس وقت کہتے کہ فلاں بات ہم اسلیے نہیں مانتے کہ ہمارا اس میں نقصان ہے، اور فلاں بات کو ہم اسلیے نہیں چھوڑتے کہ اس میں ہمارا فائدہ ہے، اور فلاں کام کو تو ہم ضرور کرینگے کیونکہ باپ دادا سے یہی ہوتا چلا آیا ہے، اور فلاں باتیں رومیوں کی ہمیں پسند ہیں اور فلاں ایرانیوں کی ہم کو مرغوب ہیں، غرض اگر عرب کے لوگ اسی طرح اسلام کی ایک ایک بات کو رد کر دیتے، تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آج دنیا میں کوئی بھی مسلمان نہ ہوتا۔

بھائیو! قرآن میں ارشاد ہوا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ - یعنی نیکی کا مرتبہ تم کو نہیں مل سکتا جب تک کہ تم وہ سب چیزیں خدا کے لیے قربان نہ کرو جو تم کو عزیز ہیں - بس یہی آیت اسلام اور ایمان کی جان ہے - اسلام کی اصلی شان یہی ہے کہ جو چیزیں تم کو عزیز ہیں، ان کو خدا کی خاطر قربان کر دو - زندگی کے سارے معاملات میں تم دیکھتے ہو کہ خدا کا حکم ایک طرف بلاتا ہے، اور نفس کی خواہشات دوسری طرف بلاتی ہیں - خدا ایک کام کا حکم دیتا ہے نفس کہتا ہے کہ اس میں تو تکلیف ہے یا نقصان ہے - خدا ایک بات سے منع کرتا ہے - نفس کہتا ہے کہ یہ تو بڑی مزیدار چیز ہے یا بڑی فائدے کی چیز ہے - ایکطرف خدا کی خوشنودی ہوتی ہے اور دوسری طرف ایک دنیا کی دنیا کھڑی ہوتی ہے - غرض زندگی میں ہر ہر قدم پر انسان کو دو راستے ملتے ہیں - ایک راستہ اسلام کا ہے اور دوسرا کفر و نفاق کا - جس نے دنیا کی ہر چیز کو ٹھکرا کر خدا کے حکم کے آگے سر جھکا دیا، اس نے اسلام کا راستہ اختیار کیا، اور جس نے خدا کے حکم کو چھوڑ کر اپنے

دل کی یا دنیا کی خوشی پوری کی، اس نے کفر یا نفاق کا راستہ اختیار کیا۔

آج لوگوں کا حال یہ ہے کہ اسلام کی جو بات آسان ہے اسے تو بڑی خوشی کے ساتھ قبول کرتے ہیں، مگر جہاں کفر اور اسلام کا اصلی مقابلہ ہوتا ہے وہیں سے رخ بدل دیتے ہیں۔ بڑے بڑے مدعی اسلام لوگوں میں بھی یہ کمزوری موجود ہے۔ وہ اسلام اسلام بہت پکار ینگے۔ اسکی تعریف کرتے کرتے انکی زبان خشک ہو جائیگی۔ اسکے لیے کچھ نمائشی کام بھی کر دینگے۔ مگر ان سے کہیے کہ یہ اسلام جسکی آپ اس قدر تعریفیں فرما رہے ہیں، آیئے ذرا اس کے قانون کو ہم آپ خود اپنے اوپر جاری کریں، تو وہ فوراً کہینگے کہ اس میں فلاں مشکل ہے، اور فلاں دقت ہے، اور فی الحال تو اسکو بس رہنے ہی دیجیے۔ مطلب یہ ہے کہ اسلام ایک خوبصورت کھلونا ہے۔ اسکو بس طاق پر رکھیے اور دور سے بیٹھ کر اسکی تعریفیں کیے جایئے۔ مگر اسے خود اپنی ذات پر اور اپنے گھر والوں اور عزیزوں پر، اور اپنے کاروبار اور معاملات پر ایک قانون کی حیثیت سے جاری کرنے کا نام تک نہ لیجیے۔ یہ ہمارے آج کل کے دینداروں کا حال ہے۔ اب دنیاداروں کا تو ذکر ہی فضول ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ نہ اب نمازوں میں وہ اثر ہے جو کبھی تھا، نہ روزوں میں ہے، نہ قرآن خوانی میں اور نہ شریعت کی ظاہری پابندیوں میں۔ اسلیے کہ جب روح ہی موجود نہیں تو نرا بے جان جسم کیا کرامت دکھائے گا؟

خدا کی اطاعت کس لیے؟

برادرانِ اسلام! پچھلے کئی خطبوں سے مَیں آپ کے سامنے بار بار ایک ہی بات بیان کر رہا ہوں کہ "اسلام" اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا نام ہے، اور آدمی "مسلمان" بن ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کی، رسم و رواج کی، دُنیا کے لوگوں کی، غرض ہر ایک کی اطاعت چھوڑ کر، اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت نہ کرے۔

آج مَیں آپ کے سامنے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت پر اس قدر زور آخر کیوں دیا جاتا ہے۔ ایک شخص پوچھ سکتا ہے کہ کیا خدا ہماری اطاعت کا بھوکا ہے، نعوذ باللہ، کہ وہ ہم سے اس طرح اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے؟ کیا نعوذ باللہ، خدا بھی دُنیا کے حاکموں کی طرح اپنی حکومت چلانے کی ہوس رکھتا ہے کہ جیسے دنیا کے حاکم کہتے ہیں کہ ہماری اطاعت کرو اسی طرح خدا بھی کہتا ہے کہ میری اطاعت کرو؟ آج مَیں اسی کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو انسان سے اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے، وہ انسان ہی کی فلاح اور بہتری کے لیے کرتا ہے۔ وہ دنیا کے حاکموں کی طرح نہیں ہے۔ دُنیا کے حاکم اپنے فائدے کے لیے لوگوں کو اپنی مرضی کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تمام فائدوں سے بے نیاز ہے۔ اس کو آپ سے ٹیکس لینے کی حاجت نہیں ہے۔ اسے کوٹھیاں بنانے اور موٹریں خریدنے اور آپ کی کمائی سے اپنے عیش کے سامان جمع کرنے کی حاجت نہیں ہے۔ وہ پاک ہے کسی کا محتاج نہیں۔ دنیا میں سب کچھ اسی کا ہے، اور سارے خزانوں کا وہی مالک ہے۔ وہ آپ سے صرف اس لیے اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے کہ اسے آپ

ہی کی بھلائی منظور رہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ جس مخلوق کو اس نے اشرف المخلوقات بنایا ہے وہ شیطان کی غلام بن کر رہے، یا کسی انسان کی غلام ہو، یا دنیا کی ذلیل ہستیوں کے سامنے سر جھکائے۔ وہ نہیں چاہتا کہ جس مخلوق کو اس نے زمین پر اپنی خلافت دی ہے وہ جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکتی پھرے، اور جانوروں کی طرح اپنی خواہشات کی بندگی کر کے اسفل السافلین میں جا گرے۔ اس لیے وہ فرماتا ہے کہ تم ہماری اطاعت کرو۔ ہم نے اپنے رسولؐ کے ذریعہ سے جو روشنی بھیجی ہے اس کو لے کر چلو، پھر تم کو سیدھا راستہ مل جائے گا، اور تم اس راستہ پر چل کر دنیا میں بھی عزت اور آخرت میں بھی عزت حاصل کر سکو گے۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ	یعنی دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ ہماری طرف سے
الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ	سیدھا ہدایت کا راستہ جہالت کے ٹیڑھے راستوں سے
بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ	الگ کر کے صاف صاف دکھا دیا گیا ہے۔ اب تم میں سے
اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى	جو کوئی جھوٹے خداؤں اور گمراہ کرنے والے آقاؤں کو
لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ	چھوڑ کر ایک اللہ پر ایمان لے آیا، اس نے ایسی مضبوط
عَلِيْمٌ۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	رسی تھام لی جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ اور اللہ سب
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى	کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ جو لوگ ایمان لائیں
النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓؤُ	ان کا نگہبان اللہ ہے۔ وہ ان کو اندھیریوں سے
هُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ	نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے۔ اور جو لوگ کفر کا طریقہ
مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ۔	اختیار کریں ان کے نگہبان ان کے جھوٹے خدا اور
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ	گمراہ کرنے والے آقا ہیں۔ وہ ان کو روشنی سے نکال کر
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔	اندھیریوں میں لے جاتے ہیں، اور وہ دوزخ میں جانے

والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اب یہ دیکھیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کی اطاعت سے آدمی اندھیرے میں کیوں چلا جاتا ہے، اور اس کی کیا وجہ ہے کہ روشنی صرف اللہ ہی کی اطاعت سے مل سکتی ہے؟

آپ دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں آپ کی زندگی بے شمار تعلقات سے جکڑی ہوئی ہے۔ سب سے پہلا تعلق تو آپ کا اپنے جسم کے ساتھ ہے۔ یہ ہاتھ، یہ پاؤں، یہ آنکھیں، یہ کان، یہ زبان، یہ دل و دماغ، یہ پیٹ، سب آپ کی خدمت کے لیے اللہ نے آپ کو دیے ہیں۔ آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ان سے کس طرح خدمت لیں۔ پیٹ کو کیا کھلائیں اور کیا نہ کھلائیں؟ ہاتھوں سے کیا کام لیں اور کیا نہ لیں؟ پاؤں کو کس راستہ پہ چلائیں اور کس راستہ پہ نہ چلائیں؟ آنکھ اور کان سے کس قسم کے کام لیں اور کس قسم کے نہ لیں؟ زبان کو کن باتوں کے لیے استعمال کریں؟ دل میں کیسے خیالات رکھیں؟ دماغ سے کیسی باتیں سوچیں؟ ان سب خادموں سے آپ اچھے کام بھی لے سکتے ہیں اور بُرے بھی۔ یہ آپ کو بلند درجے کا انسان بھی بنا سکتے ہیں، اور جانوروں سے بھی بدتر درجے میں پہنچا سکتے ہیں۔

پھر آپ کے تعلقات اپنے گھر کے لوگوں سے بھی ہیں۔ باپ، ماں، بہن، بھائی، بیوی، اولاد اور دوسرے رشتہ دار ہیں جن سے آپ کا رات دن کا تعلق ہے۔ یہاں آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ان سے آپ کس طرح برتاؤ کریں۔ ان پر آپ کے کیا حق ہیں اور آپ کے ان پر کیا حق ہیں۔ ان کے ساتھ ٹھیک برتاؤ کرنے ہی پر دنیا اور آخرت میں آپ کی راحت، خوشی اور کامیابی کا انحصار ہے۔ اگر آپ غلط برتاؤ کریں گے تو دنیا کو اپنے لیے جہنم بنا لیں گے، اور دنیا ہی میں نہیں بلکہ آخرت میں خدا کے سامنے بھی سخت جواب دہی آپ کو کرنی ہوگی۔

پھر آپ کے تعلقات دنیا کے بے شمار لوگوں سے ہیں۔ کچھ لوگ آپ کے ہمسایے ہیں۔ کچھ

آپ کے دوست ہیں۔ کچھ آپ کے دشمن ہیں۔ بہت سے وہ لوگ بھی ہیں جو آپ کی خدمت کرتے ہیں۔ اور بہت سے وہ لوگ بھی ہیں جن کی آپ خدمت کرتے ہیں۔ کسی سے آپ کو کچھ لینا ہے، اور کسی کو کچھ دینا۔ کوئی آپ پر بھروسہ کر کے اپنے کام آپ کے سپرد کرتا ہے۔ کسی پر آپ خود بھروسہ کر کے اپنے کام اس کے سپرد کرتے ہیں۔ کوئی آپ کا حاکم ہے اور کسی کے آپ حاکم ہیں۔ غرض اتنے آدمیوں کے ساتھ آپ کو رات دن کسی نہ کسی قسم کا معاملہ پیش آتا ہے جن کا آپ شمار نہیں کر سکتے۔ دنیا میں آپ کی مسرت، آپ کی کامیابی، آپ کی عزت اور نیک نامی کا سارا انحصار اس پر ہے کہ یہ سارے تعلقات جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیے ہیں، صحیح اور درست ہوں۔ اسی طرح آخرت میں خدا کے ہاں بھی آپ صرف اسی وقت سرخرو ہو سکتے ہیں کہ جب اپنے مالک کے سامنے آپ حاضر ہوں تو اس حال میں نہ جائیں کہ کسی کا حق آپ نے مار رکھا ہو۔ کسی پر ظلم کیا ہو۔ کوئی آپ کے خلاف وہاں نالش کرے۔ کسی کی زندگی خراب کرنے کا وبال آپ کے سر پر ہو۔ کسی کی عزت یا جان، یا مال کو آپ نے ناجائز طور پر نقصان پہنچایا ہو۔ لہٰذا آپ کو یہ فیصلہ کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ ان بے شمار تعلقات کو درست کس طرح رکھا جائے، اور ان کو خراب کرنے والے طریقے کون سے ہیں جن سے پرہیز کیا جائے۔

اب آپ غور کیجیے کہ اپنے جسم سے، اپنے گھر والوں سے اور دوسرے تمام لوگوں سے صحیح تعلق رکھنے کے لیے آپ کو ہر ہر قدم پر علم کی روشنی درکار ہے۔ قدم قدم پر آپ کو یہ معلوم ہونے کی ضرورت ہے کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا۔ حق کیا ہے اور باطل کیا۔ انصاف کیا ہے اور ظلم کیا۔ کس کا حق آپ پر کتنا ہے، اور کس پر آپ کا حق کتنا ہے۔ کس چیز میں حقیقی فائدہ ہے اور کس چیز میں حقیقی نقصان ہے۔ یہ علم اگر آپ خود اپنے نفس کے پاس تلاش کریں گے تو وہاں یہ نہ ملے گا۔ اس لئے کہ نفس تو خود جاہل ہے۔ اس کے پاس خواہشات کے سوا دھرا کیا ہے؟ وہ تو کہے گا کہ شراب پیو، زنا کرو، حرام کھاؤ، کیونکہ اس میں بڑا مزہ ہے۔ وہ تو کہے گا کہ سب کا حق مار کھاؤ اور

کسی کا حق ادا نہ کرو، کیونکہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے، لے لیا سب کچھ اور دیا کچھ نہیں۔ وہ تو کہے گا کہ سب سے اپنا مطلب نکالو اور کسی کے کچھ کام نہ آؤ، کیونکہ اس میں نفع بھی ہے اور آسائش بھی۔ ایسے جاہل کے ہاتھ میں جب آپ اپنے آپ کو دیں گے تو وہ آپ کو نیچے کی طرف لے جائے گا یہاں تک کہ آپ انتہا درجہ کے خود غرض، بدنفس، اور بدکار ہو جائیں گے، اور آپ کی دنیا اور دین دونوں چیزیں خراب ہو جائیں گی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اپنے نفس کے بجائے اپنے ہی جیسے دوسرے انسانوں پر بھروسہ کریں اور اپنی باگ ان کے ہاتھ میں دے دیں کہ جدھر وہ چاہیں اُدھر لے جائیں۔ اس صورت میں یہ خطرہ ہے کہ ایک خود غرض آدمی آپ کو خود اپنی خواہشات کا غلام نہ بنا لے۔ یا ایک جاہل آدمی خود بھی گمراہ ہو اور آپ کو بھی گمراہ کر دے۔ یا ایک ظالم آپ کو اپنا ہتھیار بنائے اور دوسروں پر ظلم کرنے کے لیے آپ سے کام لے۔ غرض یہاں بھی آپ کو علم کی وہ روشنی نہیں مل سکتی جو آپ کو صحیح اور غلط کی تمیز بتا سکتی ہو، اور دنیا کی اس زندگی میں ٹھیک راستہ پر چلا سکے۔

اس کے بعد صرف ایک خدائے پاک کی وہ ذات رہ جاتی ہے جہاں سے یہ روشنی آپ کو مل سکتی ہے۔ خدا علیم اور بصیر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ وہی ٹھیک ٹھیک بتا سکتا ہے کہ آپ کا حقیقی نفع کس چیز میں ہے اور حقیقی نقصان کس چیز میں۔ آپ کے لیے کونسا کام حقیقت میں صحیح ہے اور کونسا غلط۔ پھر خداوند تعالیٰ بے نیاز بھی ہے۔ اس کی اپنی کوئی غرض ہے ہی نہیں اسے اس کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ کو دھوکہ دے کر کچھ نفع حاصل کرے۔ اس لیے وہ پاک بے نیاز مالک جو کچھ بھی ہدایت دے گا بے غرض دے گا اور صرف آپ کے فائدے کے لیے دیگا۔ پھر خداوند تعالیٰ عادل بھی ہے ظلم کا اس کی ذات پاک میں شائبہ بھی نہیں ہے۔ اس لیے وہ سراسر حق کی بنا پہ حکم دے گا۔ اس کے حکم پر چلنے میں اس بات کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ آپ خود اپنے اوپر، یا